یہ رسالہ خاص واسطے شیعہ کے چھپا ہے اہل سنت و جماعت نہ خریدیں نہ دیکھیں فقط

هٰذا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ

رسالہ قصیر العبارت کثیر المعانی دربارۂ خلافت بلا فصل
جناب امیر علیہ السلام بہ براہین ساطعہ و دلائل قاطعہ
مسمّٰی بہ

[illegible]

بتاریخ ۵ محرم سنہ ۱۳۱۵ھ

قولِ حق

[illegible]

جسمین جناب مولوی شیخ سجاد حسین صاحب نے
رسالہ جاحظ عثمانی اہلسنّت کو بعد تمہید شایستہ عربی سے
اردو مین ترجمہ کیا

در مطبع اثنا عشری حسینی باہتمام متین سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدحت مین تیری ذات کے ای خالق و باری ۔ واللہ کہ ہی عقل بشر عاجز و عاری
اللّٰھم صلّ علے محمد وال محمد اما بعد سجاد حسین ابن مرحوم شیخ طالب حسین
ساکن بلند شہر کہتا ہے کہ یہ امر ہر شخص کے خلقت اور فطرت مین کہا گیا ہے کہ دنیا مین
بعض چیزونکو پسند کرے اور بعض کو برا سمجھے کسیکو عمدہ بتاوے ۔ کسیکو ناقص جانے
اور ہم یہ بات بتحقیق اسوقت نہین کہہ سکتے کہ کیون وہ چیز جو اسکے ذہن مین ہے اس اچھے
اور بُری ہونیکو تمیز دیتی ہے اور نہ یہ مقرر کر سکتے ہین کہ اس چیز کا طبیعت کے موافق ہونا
اس چیز کی کس خصوصیت کی سبب سے ہے سوا اسکے کہ ایک تعلق پیدایش مین ہی ایسا ملایا
گیا ہے جس سے یہ بعض کو اچھا جانتا ہے بعض کو بُرا ہم اسکو ٹھیک ٹھیک جب ہی جانتے
ہین جب ظاہری چیزون پر غور نکرین بلکہ دل کیطرف رجوع کرین لیکن کچھ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ جو چیز طبیعتون مین رکھی گئی ہے وہ تقریباً سب مین ایک نسبت سے تقسیم کی گئی
ہے یعنی جو خوب ہے اسکی خوبی ہر ذہن ظاہر کرتا ہے اور جو بری ہے اوسکی برائی بھی

ہر نفس مین پائی جاتی ہے ہان یہان یہ اعتراض ہوگا کہ پھر دنیا کے سب لوگ کسی بات کے
بہلائی اور برائی مین مختلف ہونے چاہئین - مین کہتا ہون کہ بیشک مختلف ہونے
چاہئین اور نفس ذہن تو یہی چاہتا ہے کہ متفق رہین لیکن یہ اتفاق جبتک ہیگا کہ جب
کوئی مانع اور حاجب خارج کا نپایا جاوے کسی چیز کو جو ہم خلاف اتفاق بری یا بہلی
مانتے ہین اوسکے حق کہنے مین کچہہ مانع ہو جایا کرتا ہے - پس معلوم ہو گیا کہ دنیا کی امورین
ہماری یہ حالت ہے تو اب دین کے جانب توجہ کرنی چاہئے دین پر بھی دنیا کی طرحسے
اتفاق نہین کیونکہ امت رسول کی تہتر فرقے ہین ہان حقیقت مین ایک فرقہ حق ہوگا
اور اوسکے بہلائی اور بہتری پر سب یا اکثر کا اتفاق ہونا چاہئے - گو اوس اتفاق کو
بوجہ خارجیات مثل تعصب و پاس مذہب اور پیروی سخن کے ظاہر نکر سکین لیکن کسی نہ کسی
موقع پر اوسکے حقیقت کا اظہار ہو کیونکہ ہماری پیدائش بعض چیزونکو اچہا جاننے اور
بعض کو برا سمجہنے کی گہٹی دی گئی ہے - جب ہم رسول آخر الزمان کی امت کے جانب
رجوع کرتے ہین تو سب فرقونکی اصل اور بڑے گروہ دو پاتے ہین شیعہ اور سنی
پس سب جہگڑے سے علیحدہ ہو کر ہم کہتے ہین کہ ان دونو فرقونمین سے جس ایک کے حق ہونیکا
اکثر آرا دہ اور خصوصا مخالف اقرار کرین تو اگر اوسکے کچہہ اور بھی موئد ہون مثل قرآن
و حدیث تو غالبا وہی حق ہوگا کیونکہ ع فضل وہ ہے جسکی دشمن بھی کرے فضل قبول ہا
ان دونو فرقونکے پہلی اصول کے بڑے اختلاف کو دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے
کہ امامت ان دونون مین پہلے سخت لڑائی ہے یعنی شیعہ بعد نبی کے خدا کے
نص سے علی کو خلیفہ جانتے ہین اور اہلسنت اجماع سے ابوبکر کو نائب مانتے ہین
یہان ہم اوسی قاعدہ کو استعمال کرینگے جو پہلے ممہد کر چکے یعنے ان دونون کے
حسن اور قبح کو دونو فریقونکے رائے پر چہوڑ دینگے اور امید جواب کے رہین گے

جب ہمنے یہ کیا تو معلوم ہوا کہ جناب امیر علی بن ابیطالبؑ کے خلیفہ بحق ہونے پر تمام شیعہ
گواہی دیتے ہین اور بعض اہلسنت بھی ملتے ہین اور اونکے مقابلہ مین ابو بکر کو نہین جانتے
اور ابو بکر کو تمام شیعہ نہین مانتے اور نہ تمام اہلسنت - بلکہ بعضے اونمین سے شیعون کے
پیروی کرتے ہین ایسی صورت مین صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو اہلسنت جناب امیرؑ کے
افضل اور خلیفہ بلافصل ہونیکے قایل نہین اونکو کوئی چیز تعصب ہو یا کم علمی - پیروے
مذہب ہو یا ہٹ دہرمی اتنے کہنے سے مانع ہے - کیونکہ جو شخص اپنے مذہب کا متدین
اور ثقہ ہو با علم بھی ہووے اور پھر اوسکو باوجود اوسکے طرح طرح کے اقوال کے داخل مذہب
ہے جانین اور وہ کسی امر کا جو اپنے ضرر کا ہو اقرار کرے تو معلوم ہوگا کہ اوسنے ضرور کسی نفع
سے اسکا اقرار کیا ہے بہت سے اہلسنت جنکے مین پورے پورے شواہد ان اوراق مین
بیان نہین کر سکتا ایسے ہین جو جناب علیؑ بن ابیطالبؑ کو ابو بکر سے بدرجہا افضل جانتے ہین
یہان پر مجھکو ابو عثمان عمر بن جاحظ کا قول اس بارہ مین نقل کرنا منظور ہے
یہ شخص اہلسنت تھا اور عثمانیون و مروانیون سے ہی اسنے ایک رسالہ علیحدہ از روی انصاف
لکھا ہے کشف الغمہ مین اس رسالہ کو نقل کیا ہے ہم اسکو عربی سے ترجمہ کرکے اردو مین
لکھتے ہین اس رسالہ کے نسبت اس کتاب مین لکھا ہے کہ یہ جاحظ نے لکھا اور خلفا بنی عباس
امیر محمد بن حسن بن عیسے بن مقتدر باللہ عباسی کے کتب خانہ سے نقل کیا گیا فی الحقیقت
جاحظ نے اس رسالہ مین نہایت انصاف کیا ہے اور لو فرضنا وہ اہلسنت نہ ہے
مگر دلائل اوسکے ایسے قوی ہین کہ راہ راست دیتا ئین اب رسالہ شروع ہوتا ہے
جاحظ کہتا ہے کہ یہ کتاب وس شخص کے لئے ہے جو شک اور گمان اور ہٹ دہرمی
اور خواہش نفسانی سے کنارہ کرے اور اللہ کی اطاعت اور اوسکے رسولؐ کے
تابعداری پر یقین لاوے اور نبیؐ کے بعد امت کے اجماع کو اوس چیز پر جو خدا اسکے

اور نبی کی سنت کے موافق ہے مانے اور اون باتونکو چھوڑ دے جو صرف رای اور عقل سے
ہین کیونکہ رایونمین خطا بھی ہے صواب بھی - خیال کرو امت نے اس امر پر اجماع کیا ہے
کہ رسول خدا صلعم نے اپنے صحاب سے بدر کے قیدیونکے بارہ مین مشورہ کیا اور سبکے راے
اسپر متفق ہوئی کہ انسے فدیہ لیجے لیکن خدا تعالی نے اس مشورہ او صحاب کے
رائی کے اتفاق کے بعد یہ آیت عتاب مین نازل فرمائی ۱ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ
لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ یعنی کسی نبی کو یہ نہین چاہیے - کہ جب اوسکے پاس
اسیر ہون تو اونسے فدیہ لیلے یہانتک کہ اونسے زمین مین بہت رہین انتہے اس سے
معلوم ہوا کہ راے کبھی ٹھیک پڑتی ہے اور کبھی غلط اور ایسی بات سے جسمین دونون امر
ہون یقین حاصل نہین ہوسکتا جب نہین ہوسکتا تو قیاس و راے کی موافق عمل کرنا بھی
باطل ہے بلکہ وہ کرے جسمین خدا کی اور اوسکے رسول کی اطاعت ہو اور اوس شی کے
تابعداری جس پر امت نے اللہ کی کتاب و رنبی کی سنت مین سے اجماع کر لیا ہے اور ہمنے
نبی کو اور کسیکو اونکے صحاب مین سے جنکے سامنے لوگون نے اختلاف کیا ہے نہین پہچانا
پس کیونکر معلوم ہو کہ کون بہتر ہے جسکے ساتھ ہم ہون کیونکہ خدا کہتا ہے وَکُوْنُوْا مَعَ
الصّٰدِقِیْنَ یعنے تم سچے کے ساتھی ہو اور کون جھوٹا ہے جس سے ہم بچین کیونکہ خدا
فرماتا ہے وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا یعنے اللہ نے تمکو تمہاری
ماؤنکے پیٹونسے نکالا - تم کسی چیز کو نہین جانتے جبکہ ہمنے علم کو پایا تو دین کے پہچان او
دیندار ون اور سچے نکو طلب کیا لوگونکو عجب طرح سے مختلف پایا یہانتک کہ ایک دوسرے سے
تبرا کرتا ہے اور ان سب لوگونکا اجتماع اپنے اختلاف مین دو فریقون پر ہے ایک تو
یہ کہتا ہے کہ نبی نے جب رحلت کی تو کسیکو اپنا خلیفہ نہین کیا اور اس امر کو مسلمانونکے
پسند پر چھوڑ دیا اور مسلمانون نے ابو بکر کا خلیفہ ہونا پسند کیا اور دوسرا کہتا ہے

۱ یہ آیت دسوین پارہ سورہ انفال کے مین ہے سوے تفسیر نوین رکوع کی اور چوتھی بھی آیت ہے کہ اسی مضمون مین پارہ ۱۲ اسی تفاسیر مین

۲ پورا قصہ یون لکھا ہے کہ ستر آدمی جنمین عباس بن عبد المطلب اور عقیل بھی تھے قید ہوے حضرت نے اپنے اصحاب سے اونکے بارہ مین مشورہ کیا ابو بکر نے کہا کہ اے رسول خدا یہ قوم کے سرگروہ اس مین ہر ایک آپکے عزیز و قریب ہین اپنے اپنے مقدور کے موافق فدیہ دیوے جس سے اصحاب کو مدد ہو اور

علی کو خلیفہ کیا اور بعد اپنے مسلمانون پر اوسکو حاکم بنایا اور ہر فرقہ ان دونونمین سے
حق اور ٹہیک ٹہیک اپنیکا دعوی کرتا ہے - جب ہمنے یہ حالت دیکہی تو دونو فریقونمین یہ امر مقرر کیا
کہ ہم اونمین بحث کرین اور حق کو باطل سے بچاوین کیونکہ ضرور انمین ایک باطل ہے پس ہمنے سب سے
پوچہا کہ کیا لوگونپر کوئی ایسا حاکم نہونا چاہیے جو اونکے عیدونکو قایم کرے زکوۃ لیوے۔
مستحقین کو دیوے - جہگڑے چکاوے ضعیف کو قوی سے بچاوے - حدود قایم کرے۔
خطاؤنپر سزائین دے - دونو فریقون نے باتفاق کہا کہ ضرور کوئی نہ کوئی حاکم ہونا چاہیے
ہمنے کہا کہ کیا جایز ہے کہ بے دیکہنے اور غور کرنے قرآن اور سنت رسول کے آپ ہی آپ
بغیر سوچے سمجہے کسیکو حاکم بناوین سبنے کہا کہ بغیر قرآن اور حدیثکے دیکہنے کے تو جایز نہین
ہمنے اونسے پوچہا کہ اچہا یہ تو بتاؤ کہ اسلام کیا چیز ہے جسکا تمکو اللہ نے حکم دیا ہے
سبنے کہا کہ دونو شہادتین اور اوس چیز کا اقرار جسکو خدا کیجانب سے پیغمبر لائے اور نماز۔ روزہ
حج بشرط قدرت اور عمل قرآن پر جو حضرتکے حلال کو حلال بتاتا ہے اور اونکے حرام کو حرام
پس ہمنے یہ بات اونکی پسند کی اور پہر سوال کیا کہ کیا خدا کے نزدیک کچہہ لوگ برگزیدہ
اور مقبول بارگاہ ہین یا نہین سبنے کہا بیشک ہین ہمنے کہا کس دلیل سے جانا کہ کچہہ لوگ
اوسکے نزدیک پسندیدہ ہین جواب دیا کہ خود قرآن مین ہے، وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ
یعنے پروردگار تیرا جو شی چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے برگزیدہ اور پسندیدہ
فرماتا ہے - پس ہمنے اونسے پوچہا کہ وہ برگزیدہ خدا کے کونسے ہین جواب دیا کہ متقی لوگ
ہمنے کہا اس بارہ مین تمہاری دلیل کیا ہے کہا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے بزرگ تمہارا اللہ کے نزدیک بہت متقی تمہارا ہے ہمنے کہا
کیا کوئی خدا کے نزدیک متقیونسے بہی بہتر ہے کہا ہان جہاد کرنیوالے - کیونکہ خدا
کہتا ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً یعنے

خدا نے اون لوگونکو جو جان اور مال کے ساتھہ جہاد کرتے ہین گہر بیٹھنے والون پر
بدرجہ فضیلت دی ہے ۔ ہمنے کہا کیا خدا کے نزدیک کوئی جہاد کرنیوالونسے
بھی بہتر ہے سینے کہا کہ سب سے پہلے ہجرت کرنیوالے جہاد کیطرف بہتر ہین کیونکہ خدا کہتا ہے
لَا یَسْتَوِی مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ الآیہ یعنے تمہارے برابر نہین ہے
جو شخص پہلے فتح کی راہ خدا مین خرچ کرے اور کافرون سے لڑے ہمنے اسکو بھی
قبول کیا کیونکہ ان امور پر اون سبکا اجماع تہا اور ہمنے جانا کہ اللہ کے نزدیک
برگزیدہ اور پسندیدہ وہ لوگ ہین جنہون نے جہاد کے جانب سبقت کی اور
لڑے پہر ہمنے کہا کہ کیا خدا کے نزدیک انسے بہی زیادہ کوئی ہے سینے کہا ہان
ہمنے کہا کون ۔ جواب دیا کہ جنہون نے جہاد مین زیادہ تکلیفین اوٹھائین اور
زیادہ ضرب نیزہ و شمشیر اور قتل راہ خدا مین کئے کیونکہ خدا فرماتا ہے مَنْ یَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِکُمْ مِنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ یعنے
جو شخص ایک ذرہ کے برابر عمل خیر کرے گا اوسکی جزا پاویگا اور جو کچہہ کہ اپنی نفس کے
واسطے نیکی اور خیرات پیش آویگا اوسکی جزا خدا سے پاویگا ہمنے اسکو بھی
قبول کیا اور جانا کہ برگزیدہ نہین ہے برگزیدہ وہ شخص ہے جسکو جہاد مین اکثر تعب
و رنج ہوا اور جسنے اپنا نفس خدا کی اطاعت مین زیادہ ترک کہا اور جسنے خدا کے
دشمنون کو بہت قتل کیا پہر ہمنے ان دونو شخصون یعنے علی بن ابیطالبؑ اور
ابو بکر کا حال اونسے پوچہا کہ ان مین سے کسنے لڑائی مین زیادہ تکلیفین اوٹھائین
اور کون خدا کی راہ مین زیادہ مبتلا رہا دونون فریقون نے امیر المومنین علے
بن ابیطالب علیہ السلام کے نسبت باتفاق کہا کہ وہ حضرت نہایت ضرب نیزہ
و شمشیر مین شدید تہے اور بہت قتال حضرت نے فرمائے ۔ خدا و رسول کی دین سے

سب سے زیادہ دشمنون کے دفع کرنے والے تھے جاحظ کہتا ہے کہ ان تقریرون اور اجماع فریقین اور دلالت سے قرآن اور سنت رسولؐ کے ثابت ہوا کہ علی سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہین پہر دوبارہ ہمنے اونسے اس طریقہ سے پوچہا کہ متقیون مین سے برگزیدہ کون ہے سبنے کہا وہ لوگ جو خاشع یعنے ڈرنیوالے ہین کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ہٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ یعنے جنت پرہیزگارونکے لئے نزدیک کی گئی ہے نہ دور ۔ یہ وہی ہے جسکا تمسے وعدہ کیا جاتا تہا واسطے ہر بازگشت کرنے والے اور نگاہ رکہنے والے کے ۔ جو کہ ڈرے خدا سے پوشیدہ اور بہی خدا فرماتا ہے اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّہُمْ یعنے جنت اون لوگونکے لئے مہیا کی گئی ہے جو متقی ہین اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہین پہر ہمنے اونسے پوچہا کہ لوگون مین سب سے زیادہ ڈرنے والی کون ہین جواب دیا کہ وہ جو عالم ہین کیونکہ خدا فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ یعنے اللہ سے وہ لوگ ڈرتے ہین جو عالم ہین ۔ پہر ہمنے اون سب سے پوچہا کہ لوگونمین سب سے زیادہ جاننے والا اور اعلم کون ہے جواب دیا کہ وہ ہے جو عالم تر بعدل ہو اور ہادی تر بحق ہو اور زیادہ حقدار حاکم اور متبوع ہونا چاہیئے نہ کہ محکوم اور تابع کیونکہ خدا فرماتا ہے یَحْکُمُ بِہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ یعنے وہ حکم کرتا ہے ساتہہ اوسکے صاحبان عدل کو تم مین سے ۔ پس اوسنے حکومت کو عدل و انصاف والی لوگونمین کروانا ہمنے اسکو قبول کیا لیکن پہر اونسے پوچہا کہ اب یہ بتاؤ کہ جو شخص خلایق مین سے عدل کو زیادہ جانتا ہے وہ کون ہے جواب دیا کہ جو اونکو عدل کے باتین بہت بتاوی ہمنے کہا وہ کون ہے جواب دیا کہ جو حق کے جانب بہت

ع

یہ آیت چھبیسوین پارہ مین سورۂ ق سے چوتہے رکوع کی دوسری آیت ہے ۳۱-۳۲-۳۳

ہدایت کرے پس سب سے زیادہ حقدار متبوع ہونا چاہیئے نہ کہ تابع کیونکہ خدا فرماتا ہی
اَفَمَنْ یَّھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ الآیہ یعنے جو شخص کہ خلقت کو حق کی ہدایت
کرے وہ متبوع ہونیکا مستحق ہے اور خلقت کو اوسکا تابع ہونا چاہیئے پس خدا کی
کتاب اور نبیؐ کی سنت اور امت کا اجماع یہ ہے کہتا ہے کہ ساری امت مین افضل
بعد نبیؐ کے امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہم السلام ہین کیونکہ وہ جناب سب سے
زیادہ جہاد کرنے والے تھے اور جب سب سے زیادہ جہاد کرنے والے تھے تو سب سے
زیادہ متقی تھے اور جب سب سے زیادہ متقی تھے تو سب سے زیادہ ڈرنے والی تھے
اور جب سب سے زیادہ ڈرے والی تھے تو سب سے زیادہ عالم تھے اور جب سب سے
زیادہ عالم تھے تو سب سے زیادہ عدل کے بتانے والے تھے اور جب سب سے
زیادہ عدل کے بتانیوالے تھے تو سب سے زیادہ امت کو حق کے ہدایت کرنیوالی تھے
اور جب سب سے زیادہ ہادی تھے تو اس قابل تھے کہ متبوع اور حاکم ہو وین نہ تابع
اور محکوم - پہر جاحظ کہتا ہے کہ امت مین اس امر پر اجماع ہوا ہے کہ پیغمبر نے
بعد اپنے قرآن اور سنت کو چھوڑا اور حکم دیا کہ جب کوئی امر پیش آوے تو امت
قرآن اور سنت کیطرف رجوع کرے اور اونمین سے غور و فکر کر کے وہ چیز نکال
لے جس سے شبہہ زائل ہو جاوے پس جب قاری قرآن پڑہے اور اس آیت تک
پونہچے وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ یعنے پروردگار تیرا جس چیز کو چاہتا ہے
پیدا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے پسند فرماتا ہے تو اوس سے کہا جاوے
کہ اس آیت کے مدلول کو ثابت کر بعد اسکے وہ یہہ آیت پڑہے وَاُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ یعنی جنت پرہیزگاروں کے
نزدیک کی گئی ہے نہ کہ دور

یہ وہی ہے جسکا تم سے وعدہ کیا جاتا تہا واسطے ہر بازگشت کرنیوالے اور نگاہ
رکہنے والیکے کہ جو ڈرے خدا سے پوشیدہ انتہی تو اس سے معلوم ہوگا کہ پرہیزگار
لوگ وہ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین — پہر قرآن پڑہے یہانتک کہ اسپر پونہچے
اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ یعنے اللہ سے وہ لوگ ڈرتے ہین جو عالم ہین
بعد اسکے قاری سے کہا جاوے کہ تم اور پڑہو تاکہ ہمکو معلوم ہو کہ علما ہی اہل
فضل ہین یا کوئی اور یہانتک کہ وہ اس آیت پر پونہچے قُلْ ہَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ
یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ یعنے کیا وہ لوگ جو عالم ہین اور وہ جو غیر عالم ہین
برابر ہین — پس اس آیت سے معلوم ہوگا کہ عالم لوگ غیر عالم سے افضل ہین پہر قاری
قرآن پڑہے اور اس آیت تک پونہچے یَرْفَعُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ یعنے جو لوگ تم مین سے ایمان لائے اور جنکو علم دیا گیا
وہ رفیع الدرجات اور بلند مرتبہ ہین اب اس آیت سے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالی نے
علما کو برگزیدہ کیا ہے اور اونکو فضیلت دی ہے اور بلند مرتبہ کرا یا ہے پہر
جاحظ کہتا ہے کہ امت نے اسپر اجماع کیا کہ رسول خدا کے اصحاب مین سے
وہ لوگ جنسے علم اخذ کیا جاتا تہا چار تہے علی بن ابیطالب علیہ السلام اور
عبد اللہ بن عباس اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور ایک گروہ کہتا ہے
کہ عمر بن خطاب بہی انہین مین سے ہے — جبکہ امت سے پوچہا کہ جسوقت نماز کا
وقت آجاوے تو ہم انمین سے کسکو مقدم کرنا اور پیشنماز بنانا بہتر سمجہین کہا کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ لوگون کے امامت وہ کرے جو اقرا اور عمدہ قاری ہو
اور بعد اسکے باجماع کہا کہ کتاب خدا کی اقرا یہہ چارون شخص تہے پس عمر انمین سے
ساقط ہوئے پہر جاحظ کہتا ہے کہ ہمنے امت سے پوچہا کہ ان چارون مین سے

قرآن کا قاری اور دین کا فقیہ تر عمدہ کون ہے پس اس مین اونھون نے
اختلاف کیا اور ہمنے اونکو وقوف دیا تا جانین کہ اولے با مامت کون ہے
پس اونھون نے با جماع کہا کہ پیغمبر نے فرمایا ہے امام قریش مین سے
ہونگے پس اس سے ابن مسعود اور زید بن ثابت نکل گئے اور علی بن
ابیطالب علیہ السلام اور ابن عباس باقی رہ گئے اب ان دونون
مین سے ہمنے دریافت کیا کہ اولے با مامت کون ہے جواب دیا
کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو عالم فقیہ اور قریشی
ہووین تو اون مین سے اولے وہ ہے جو کبیر السن اور اقدم ہجرت ہو
پس عبد اللہ بن عباس بھے اس قید سے ساقط ہو گئے اور علی
ابن ابیطالب علیہ السلام باقی رہے پس علی سب سے زیادہ حقدار
امامت کے ہین کیونکہ اسپر امت اور قرآن
اور سنت نے اجماع کیا ہے
رسالہ ابو عثمان عمر
و بن محمد جاحظ عثمانی
مروانی سید علماء
اہلسنت وجماعت
کا تمام ہوا
فقط

بمقام لکھنؤ بہ محلہ وزیر گنج بحسن اہتمام کمترین سید عابد علی طبع شد
تاریخ یکم ماہ محرم سنہ ١٣٠٢ ہجری

بلند مرتبه شاهی ز صدر زین افتاد
اگر غلط نکنم عشرش بزمین افتاد

maablib.org